50404 ـ عورت كے رحم سے نكلنے والے غلاضت كا حكم

سوال

بعض اوقات ميں محسوس كرتى ہوں كہ انڈروئير پر شفاف پانى سا لگا ہے جس كے خارج ہونے كا مجھے احساس تك نہيں ہوتا، كيا اسى حالت ميں نماز ادا كرنا جائز ہے، اور اگر جائز نہيں تو كيا انڈر وئير تبديل كر كے وضوء دوبارہ كرنا ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

خارج ہونے والے اس مادہ پر كلام دو مسئلوں ميں ہو گى:

پہلا مسئلہ:

كيا يہ طاہر ہے يا نجس ؟

ابو حنيفہ اور امام احمد كا مسلك اور امام شافعى سے ايك روايت ـ جسے امام نووى نے صحيح كہا ہے ـ يہ ہے كہ يہ طاہر ہے، شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے بھى يہى قول اختيار كيا ہے. اللہ سب پر رحم فرمائے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ الشرح الممتع ميں كہتے ہيں:

" اور اگر تو يہ ـ يعنى خارج ہونے والا مادہ ـ عضو تناسل كے مشكيزے سے ہو تو يہ پاك ہے، كيونكہ يہ كھانے پينے كے فضلات سے نہيں لہذا يہ پيشاب نہيں ہے، اور اصل ميں اس كا نجس نہ ہونا ہى ہے حتى كہ اس كى كوئى دليل مل جائے، اور اس ليے بھى كہ اس كو يہ لازم نہيں كہ جب وہ اپنى بيوى سے جماع كرے تو اپنا عضو تناسل دھوئے، اور اگر كپڑوں كو لگ جائے تو نہ ہى كپڑا دھونا لازم آتا ہے، اور اگر يہ نجس ہو تو پھر اس سے يہ لازم آتا ہے كہ منى بھى نجس ہونى چاہيے كيونكہ وہ اس سے لتھڑتا ہے " اھـ

ديكھيں: الشرح الممتع (1 / 392) اور المجموع (1 / 406) اور المغنى ابن قدامہ (2 / 88) بھى ديكھيں.

اس بنا پر اگر يہ رطوبت لگ جائے نہ تو اس سے كپڑے دھونے واجب ہيں، اور نہ ہى تبديل كرنے.

دوسرا مسئلہ:

کیا اس مادہ اور رطوبت کے خارج ہونے سے وضوء ٹوٹتا ہے یا نہیں ؟

اکثر علماء کے ہاں اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے حتی وہ کہتے ہیں:

" میری طرف اس کے علاوہ جو قول منسوب کیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں، اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ میرے اس قول سے کہ یہ طاہر ہے وہ یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11 / 287).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

اور بعض عورتوں کا یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا میرے علم میں تو ابن حزم کے قول کے علاوہ کوئی اصل اور دلیل نہیں ہے " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11 / 285).

لیکن .. اگر عورت کی یہ رطوبت مسلسل خارج ہوتی ہو تو وہ ہر نماز کے لیے نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرےگی، اور وضوء کرنے کے بعد اگر یہ رطوبت خارج ہو تو اسے کوئی نقصان اور ضرر نہیں چاہے نماز میں ہی خارج ہو.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر تو مذکورہ رطوبت مسلسل اور غالب اوقات خارج ہوتی ہو تو جس عورت سے بھی یہ رطوبت خارج ہو وہ استحاضہ والی عورت، اور مسلسل پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص کی طرح ہر نماز کے لیے نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرے، لیکن اگر یہ رطوبت بعض اوقات خارج ہوتی ہو ـ مسلسل نہیں ـ تو اس کا حکم پیشاب والا ہی ہے جب بھی یہ رطوبت خارج ہو وضوء ٹوٹ جائیگا چاہے نماز میں ہی ہو " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 130).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (37752) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .